یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار پنجشنبہ کو شایع ہوتا ہے۔ قیمت اس کی پیشگی ہر خاص و عام سے بلا محصول عہ اور معہ محصول عہ سالانہ مقرر ہے۔ کارسپانڈنٹوں کو اخبار مفت دیا جاتا ہے بشرطیکہ مضمون ہفتہ وار بھیجیں

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

بلا درخواست کسی صاحب کی خدمت میں یہہ اخبار روانہ نہیں ہوتا جن خریداروں کو اخبار بند کرنا ہو وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیں۔ اخبار واپس نہ فرماویں۔ مضامین مفید عام مفت شایع ہوتے ہیں۔

اشتہارات ۲ر فی سطر

نمبر ۳۲ | مطبوعہ ۱۱- اگست بروز پنجشنبہ سنہ ۱۸۸۷ع | جلد ۱۵

نور افشاں

مطبوعہ ۱۱- اگست سنہ ۱۸۸۷ع

دلیپ سنگہ تاحال ماسکو میں مقیم ہے۔ اُس جگہ یہہ **وُمبو** کے نام سے مشہور ہے۔ عموماً تمام لوگ اُسکو وہاں جانتے ہیں۔ ایک انگلشمین بھیس بدل کر اُسکی ملاقات کو گیا اُسکا بیان ہے کہ اُسکے پاس کئی ایک ہندوستانی ہیں۔ **وُمبو** کو گانے اور ناچنے کا بہت شوق ہے۔ یہہ شخص بھی گانیوالوں کے بھیس میں اُسکے پاس گیا۔ اور اُسکے سامہنے گانا ناچنا شروع کیا۔ دلیپ سنگہ خود اُٹھکر اُسکے ساتھ ناچنے گانے لگا۔ بعدہٗ اُس شخص نے اپنا اصل بھیس ظاہر کیا اور **وُمبو** سے اصلی حالات دریافت کئے۔ اُسنے کل حالات بتلانے کا وعدہ کیا اور کہا کہ اگر تم پھر آؤ گے تو میں تم سے کل حال بیان کرونگا۔ اُس شخص کا یہہ بھی بیان ہے کہ جب میں دلیپ سنگہ سے ملاقات کرکے اپنے گھر کو واپس آیا۔ فوراً پولیس نے میرے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ اور مجھہ کو مقید کرکے انگلستان کو روانہ کر دیا ❊

ناظرین نور افشاں کو یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگرچہ دلیپ سنگہ کا روس میں جانا باعث گھبراہٹ بیان کیا گیا ہے مگر ابھی تک اُسکی رسائی شہنشاہ روس تک نہیں ہوئی۔ جب یہہ صورت ہے تو وہ باتیں کس حدتک قابل قبولیت ہو سکتی ہیں۔ کہ اتنی ہزار فوج لیکر وہ آرہا ہے۔ یا اُسکے جاسوس ہندوستان میں پھر رہے ہیں۔ یا امیر کابل کے پاس اُسکی درخواست آئی وغیرہ وغیرہ۔ سب فضول اور یاروں کی دلگی کی باتیں ہیں ❊

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ عہدنامہ مصر پر سلطان کے دستخط نہ کرنے سے انگلش گورنمنٹ کی بہت ہتک ہوئی ہے اگرچہ سرکاری طور پر اس بات کی تردید کی گئی ہے۔ کہ اس سے انگلستان کی کوئی کسر شان نہیں ہوتی۔ کچھہ کہا جاوے اپنے اپنے موقعہ پر ٹھیک ہی تصور کرلینا چاہئے۔ مگر جس حال کہ ایک طرف روس اور فرانس زور لگا رہے تھے۔ اور دوسری طرف سفیر انگریزی۔ اس کشمکش میں جب مخالف اپنی طرف اپنے پورے زور سے گھسیٹ کر لیگئے تو یہہ کہنا بالکل فضول معلوم ہوتا ہے کہ ہم جو نہ جیتے تو ہمیں انعام کی پرواہ نہ تھی۔ اس ناکامی کی حالت میں سفارت پر ضرور دھبہ لگیگا۔ ماسوائے اسکے چند ہی ہفتہ گذرے ہیں کہ انگلستان نے اس عہدنامہ کے بارے میں سلطان کو دہمکی بھی دی تھی۔ اور اب معلوم ہو گیا۔ کہ انگلستان اپنی خواہش کو پورا کرنیکی قوت و جرأت نہیں رکھتا‘‘۔ یہہ پچھلا فقرہ اخبارات کی طرف سے بہت بُرا شایع ہوا ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ انگلستان کسی طرح کمزور نہیں۔ اُسپر بزدلی کا جرم لگانا بڑی ہی زبردستی ہے کیونکہ وہ بے موقع اور بے صبری سے کام نہیں کرنا چاہتا۔ خدانخواستہ اگر ایسا ہی کوئی موقع آوے جس میں بغیر خونریزی کے کام نہ چل سکے۔ اُسوقت اسکا زور دیکھنا چاہئے۔ تاحال زبان اور پیسے سے کام لیا جاتا ہے۔ جب یہہ بیکار ہو تو پھر تلوار ہے مگر ہماری دعا ہے کہ خدا اپنے فضل سے کل زمانہ میں صلح و سلامتی بخشے ❊

آجکل آریا اخبارات میں اِس بات کا چرچا دیکھا جاتا ہے۔ کہ سوامی دیانند کی یادگاری میں ایک نیا سن ایجاد کرنا چاہئے۔ ایک نظر سے یہہ خیال ٹھیک ہے۔ کیونکہ ہندوں نے اپنا پُرانا ویدمذہب چھوڑ کر دیانندی آریا مذہب اختیار کیا ہے تو اُسکی کچھ نہ کچھ تو یادگاری چاہئے۔ لیکن لاہور کا انگریزی آریا اخبار (آریا پترکا) آریوں کی اِس رائے کے مخالف ہے ۲- اگست کے پرچہ میں بصیغۂ ایڈیٹوریل لکھتا ہے کہ "نیا سن ایجاد کرنے کی کچھہ ضرورت نہیں۔ کیونکہ پُرانا ہندوں کا سن جاری ہے۔ وہی کافی ہے"۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر نئے سن کی ضرورت نہیں ہے۔ تو وہ پُرانا بھی فضول ہے۔ ایسا سن اختیار کرنا چاہئے جو کل دنیا پر جاری اور رائج ہو۔ اور وہ **سن عیسوی** ہے جو دنیا کے دونوں طبقوں پر جاری ہے۔ اور آپ بھی اُسے قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ آریا پترکا کے شروع میں یہہ لکھا ہے "لاہور جمعرات ۵ اگست ۱۸۸۶ء"۔ پس مناسب ہے کہ کسی گمنام سن کو چھوڑ کر اور نئے کی خواہش کو دور کر کے اُس عالمگیر سن کو قبول کیجئے۔ اور جس پاک نام سے وہ سن جاری ہے جو کہ ہر دو عالم کا مالک ہے۔ اُسی کو اپنا ہادی۔ سوامی۔ مکتی داتا۔ مان لیجئے +

چیدگی یا مسیح بادشاہ

اِس نام کا ایک ۳۲ صفحہ کا رسالہ پادری اے۔ آر۔ میکڈف صاحب ایم۔ اے (لاہور ریلوے چپلین) نے تصنیف کیا ہے۔ اِس میں نہایت خوبی کے ساتھ اُس بات کا جواب دیا ہے۔ جو گویا برہمو مذہب کی بنیاد ہے۔ چنانچہ برہمو صاحبان کا عقیدہ ہے۔ کہ دنیا کے کل ادیان میں کچھہ نہ کچھہ خوبیاں ہیں۔ پس جہاں سے انسان کو کچھہ نہ کچھہ سچائی ملے۔ لیکر اپنا مذہب قائم کرنا چاہئے۔ اور سب ادیان کو خواہ کسی مذہب کے ہوں برابر سمجھنا چاہئے۔ پادری صاحب موصوف اِس سے انکار کر کے بیان کرتے ہیں کہ مسیح کو ہم اُنکے ساتھہ ہرگز شامل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اول تو ایسے معاملات میں انتظام کوئی نہ رہیگا۔ دویم مسیح بادشاہ ہے باقی ہادی وغیرہ سب اُسکی رعیت ہیں۔ رعیت کو بادشاہ کے برابر تصور کرنا کونسی وفاداری اور نمک حلالی ہے۔ آخر میں اِس بات کا تذکرہ ہے کہ سبھی اب مباحثوں اور جھگڑوں کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ یہہ بہت ہو چکا ہے۔ لوگ مسیح کی تعلیم کے قائل ہو گئے ہیں۔ اب اُسکی بادشاہی کو اشتہار دینا چاہئے اور پکارنا چاہئے کہ مسیح ہندوستان کا بادشاہ ہے اور ہندوستان اُسکی اطاعت قبول کرے۔ آسمان کی بادشاہت ہمارے نزدیک آپہنچی ہے +

عہد نجات

(جسکو دائمی عہد بھی کہتے ہیں)

یہہ وہ عہد ہے جو کہ خدا اور خداوند مسیح کے درمیان انسان کی نجات کے لئے باندھا گیا۔ اور یہہ ازلی اور ابدی عہد ہے۔ جبکہ انسان اُس عہد پر قایم نہ رہا جو کہ خدا اور آدم کے درمیان تھا۔ تو انسان کی نجات کے لئے خدا کی رحمت نے انسان کی بربادی گوارا نہ کر کے اِس عہد کو ظاہر فرمایا جو باپ اور بیٹے کے درمیان ابتدائے عالم سے پیشتر ٹھہرایا گیا تھا۔ عیسائی عقیدہ کے موافق صرف ایک ہی خدا ہے۔ جو کہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ چونکہ الٰہی ماہیت میں تین اقنوم ہیں۔ جو کہ ماہیت میں ایک ہی اور قدرت و جلال میں برابر۔ اور ایک دوسرے کے مفعول ہو سکتے ہیں۔ آپس میں کلام کر سکتے۔ محبت رکھہ سکتے۔ اگرچہ یہہ بیان غیر مدرک صورت رکھتا ہے۔ تاہم صحیح اور درست مانا گیا ہے۔ اور ہمارے ایمان کی ایک جزو اعلیٰ ہے +

اِسی بنا پر باپ بیٹے کے درمیان نجات کا ایک ابدی عہد باندھا گیا۔ کلام الٰہی میں اسکا بیان کھُلم کھُلا ہے۔ پولوس کہتا ہے کہ "وہ زمانوں سے پوشیدہ تھا"۔ مسیح خود اُن وعدوں کا تذکرہ کرتا ہے۔ جو مجسم ہونے سے پیشتر اُس سے کئے گئے۔ مشابہت جو آدم اور مسیح کے درمیان اِس مضمون کے متعلق دیکھئے رومی ۵ باب ۱۲ تا ۲۱

عہد میں کئی ایک باتیں ہوتی ہیں۔ فریقین۔ شرط۔ وعدہ +

(۱) خدا باپ خدا بیٹا آپس میں فریقین ہیں +

(۲) شرائط یہہ ہیں الف مجسم ہونا اور عورت سے پیدا ہونا۔ پست ہونا۔ ب آزمایا جانا ج شریعت کا پابند ہونا۔ کامل راستبازی کا پورا کرنا۔ د انسان کے گناہوں کا کفارہ دینا۔ اپنے ہی لہو سے گناہوں کا دام دینا۔ انسان کے لئے نجات حاصل کرنا۔ ہ غضب الٰہی سہنا +

(۳) وعدے یہہ ہیں (۱) ایک بےعیب جسم مسیح کو دیا گیا (۲) روح القدس کی خوبیوں سے آراستہ کیا گیا (۳) خدا کے دہنے ہاتھہ بیٹھنا۔ شیطان کو کچلنا (۴) موت سے چھڑایا جانا اور آسمان و زمین کا اختیار دیا جانا۔ (۵) کلیسیا کا سر ہوکر روح القدس سے اپنی کلیسیا کو مالامال کرنا (۶) ایک بےشمار گروہ برگزیدوں کا اُسکی نجات سے فیضیاب ہوگا۔ (۷) قیامت کی عدالت اُسے سونپی جائیگی +

اب یہہ عہد نجات پورا ہوا اور نجات کل بنی آدم کے سامنے رکھی گئی۔ بشرطیکہ وہ اُسپر ایمان لاویں۔ وسٹ منسٹر کنفیشن آف فیتھہ میں لکھا ہے۔ کہ انسان نے برگشتگی کے باعث اُس عہد عمل کے وسیلہ اپنے آپ کو زندگی کے حاصل کرنیکے ناقابل ٹھہرایا۔ خدا نے اپنی نیک مرضی اور ارادہ کے بموجب نیا عہد فضل کا باندھا جس میں مسیح کے وسیلہ زندگی اور نجات کی نعمت سب گنہگاروں کے آگے رکھی بشرطیکہ وہ اُسپر ایمان لا کے نجات حاصل کریں اپنے وعدہ کیا کہ اُنکو جو زندگی کے لئے مقرر کئے گئے روح بخشیگا تاکہ اُسکے وسیلہ سے ایمان لانے کی قابلیت حاصل کریں +

اِس عہد فضل کا مسیح شفیع ہے۔ اگر اُسپر یقین نہ رکھیں تو ہم خدا اور مسیح اور نجات سے محروم رہتے ہیں۔ وہ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے۔ وہ جو ایمان نہیں لاتا زندگی کو نہ دیکھیگا۔ بلکہ خدا کا قہر اُسپر رہیگا +

ایمان لانیکی صورت میں خدا ہم سے فرماتا ہے۔ کہ میں تمہارا

مراسلات

جھوٹے الزام کا جواب

گذشتہ ہفتہ کی نور افشاں (کے پہلے پرچہ میں بھی ذکر تھا) میں آسمانی افشاپرداز نے نظم میں اور ایڈیٹر اخبار نے نثر میں ذکر کیا ہے کہ ایسوسی ایشن نے فیصلہ کیا ہے کہ جو ممبر ہیں وہ کوٹ پتلون پہنیں اور جو چھوٹے ہیں وہ نہ پہنیں +

روئیداد پنجاب کرسچن ایسوسی ایشن ہمیشہ نور افشاں میں چھپتی رہی ہے مہربانی سے معترض صاحب (کاتب نظم یا نثر) بتلاویں کہ کہاں یہہ رزولیوشن پاس ہوا ہے بین نقارے کی چوٹ کہتا ہوں کہ ایسوسی ایشن میں اسکا کسی ممبر نے ذکر بھی نہیں کیا پر یہی کہتا ہوں کہ آپ شوق سے کوٹ پتلون پہنیں بلکہ انگریزی ٹوپی بھی پہن لیں اور بنگلہ میں رہیں اور چار پہیے گاڑی پر سوار ہوں چھری کانٹے سے کھانا کھائیں اور انگریزی بال رکھیں جیسا کہ ہمارے ہندی بھائی کرتے ہیں اگر کوئی آپکا مزاحم ہو تو میں فدا ہوں۔ تمام دنیا میں کسی جگہ یہہ یا کسی جگہ نہیں کہ آپ کا مزاحم نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی مزاحمت کا خطرہ ہے تو مزاحمت وقوع پذیر ہونے پر اگر آپ ٹوکیں گے تو میں عدالت سے ڈگری حاصل کروں گا اور پھر محکمہ نقل سے اس فیصلہ کی نقل لے دونگا (اپنے خرچ سے) جہاں کہیں مزاحمت کی جائے وہ نقل دکھلائی دیکھتے ہی معترض خوش ہو جائیگا لیکن ہے میرے بھائی ان اخراجات کے واسطے روپیہ درکار ہے۔ ادھر سے (فٹ بال کی طرح) لاتیں ہی کھاتے اور ادھر ٹھوکریں کھاتے تو ادھر (کھانا سنیسل پڑ وہیں کی کسی آس) ایسی حالت میں آپ کس طرح انگریزی فیشن کو پورا کرینگے۔ بس کے پاس تمہارے یہہ خواہش پوری کرنیکے واسطے روپیہ نہیں ہے اور گورنمنٹ میں نوکری مقابلہ سے ملتی ہے اپنی لیاقت تو دیکھو ہندو محمدیوں سے مقابلہ کر سکتے ہو؟ اگر ایک آدھ عیسائی نے مقابلہ سے کامیابی حاصل کی تو وہ آپ فخر کرتا ہے اور اگر وہ انگریزی فیشن کا پیرو ہو اور صرف اپنے واسطے زندگی گذارتا ہے تو (کچھ تنخواہ سے) باقی نہیں رکھتا جو آپکا کھایا (مزہ) اگر وہ صرف اپنے واسطے نہیں جیتا تو والدین و متعلقین اور غرباکی بھی خبر لیتا ہے اور مشن کے اخراجات میں بھی مدد کرتا ہے اور اسکا ہوتا اور جینا فائدہ مند ہے۔ تمہیں چاہیے کہ جیسے ہو جو چاہو ہو جاؤ کوئی تمہارا مانع نہیں۔ مگر جو کچھ کرو خداوند کے واسطے کرو۔ سب امور جائز کا عمل میں ہی لانا درست نہیں (موقع و مناسبت) +

راقم ایک ممبر ایسوسی ایشن

نور افشاں آپ ہم سے ناحق ناراض ہوتے ہیں تعصب تو تمہارا سوائے کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ کہ ہم نے کوٹ پتلون کا ذکر کیا۔ تعجب ہے کہ آپ اپنے آپ سے ناراض نہیں ہوتے۔ جہاں سے یہہ شگوفہ کھلا۔ آپ فرماتے ہیں کہ روئیداد جلسہ نور افشاں میں شائع ہوتی رہی ہے۔ کیا آپ یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ کمیٹی کی لفظ بلفظ کارروائی شائع ہوئی ہے ہرگز نہیں۔ اولاً۔ اسباب کا ہمارے پاس ایک تحریری ثبوت ہے۔ کہ کل کارروائی نور افشاں میں طبع نہیں ہوئی۔ پختہ ذریعہ سے معلوم ہوا کہ سکرٹری صاحب عدم فرصتی کے باعث سب کچھ تحریر نہیں کر سکے۔ جس سے اس امر کا یقینی ثبوت ہے۔ کہ کوٹ پتلون کا جھگڑا رہ گیا ہوگا۔ ثانیاً ہم زور سے کہتے ہیں کہ بہت باتیں کمیٹی کی طبع نہیں ہوئیں۔ اگر ہوتیں تو مُردوں کے دفن کفن کا تذکرہ کیوں نہیں کیا گیا۔ جس کے متعلق بہت سی تقریریں جلسہ میں ہوئی تھیں جسکی بابت اعلیٰ ارکان جلسہ زور دیتے تھے۔ کہ غریب عیسائی بغیر صندوق کے اپنے مُردوں کو دفن کریں۔ کیا یہہ جھگڑا نہیں ہوا تھا۔؟ تو پھر آپکا یہہ فرمانا کہ روئیداد نور افشاں میں شائع ہوتی رہی ہے۔ کوٹ پتلون کا کہاں ذکر ہے۔ درست نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ غالباً وہ بھی اسیطرح مصلحتاً چھوڑ دیا گیا۔ پھر اور دیکھئے کہ جس جھگڑے و فساد پر جلسہ برخاست ہوا اسکا روئیداد میں کہیں ذکر نہیں۔ وہ جھگڑا ایسا تھا۔ جس نے ممبران ایسوسی ایشن کی امیدوں کو بالکل پست کر دیا تھا۔ مناسب تھا کہ اسکا تذکرہ ہوتا۔ جب ایسی بڑی بڑی باتوں کو فروگذاشت کیا۔ تو کوٹ پتلون اور سایہ جاکٹ کس حقیقت میں تھے۔ کہ انکا ذکر کیا جاتا +

بالفرض اگر یہہ مان بھی لیا جاوے۔ کہ کسی جلسہ میں اس قسم کا تذکرہ نہیں ہوا۔ تاہم یہہ بے بنیاد بات نہیں۔ کیونکہ عام طور پر ممبروں کے درمیان اسکا مباحثہ جاری تھا۔ جس بنا پر یہہ بات مشہور ہوگئی اگر جلسہ میں فساد نہ ہو جاتا۔ تو یہہ مسئلہ ضرور پیش ہوتا تھا۔ چنانچہ ایک اعلیٰ ممبر کی جو ہر جلسہ میں حاضر تھا) تحریر سے ظاہر ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ "اگر مخالف نہ اُٹھتے تو شاید کوٹ پتلون و زنانہ لباس کی بابت گفتگو ہوتی۔ معلوم نہیں آیندہ جلسہ میں کیا قرار پایا ہوگا" اس آخری فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی خاص جلسہ میں حاضر تھے مگر اُن کو اس قسم کا یقین تھا کہ اس امر پر بحث ہوتی تھی۔ پس آپ ہمیں اور حضرت دبیر کو ناحق مطعون نہ کریں۔ ہم تو خود کوٹ پتلون کے مخالف ہیں۔ مگر کسی کو روک نہیں سکتے۔ جیسا کسی کا جی چاہے پہنے اور نہ ہم آپ کی اس رائے کو منظور کر سکتے ہیں کہ بال میں حب کرنا چاہیں۔ حضرت یہہ تو لیڈیاں بال والے ناچیں۔ یا گورنمنٹ کے ملازموں کو صلاح دیں جو مقابلہ سے نوکری حاصل کئے ہیں۔ یا ایسوسی ایشن کے اعلیٰ رکن ایسا کریں۔ جو غریبوں کو دیکھ نہیں سکتے۔ کیا خدا نے اس جہان کے غریبوں کو نہیں چُنا۔ آپ غریبوں کے لئے کیوں ٹھوکر کا باعث ہوتے ہیں۔ کیا ایسی باتوں سے ترقی ہوگی۔ ترقی کے اور بہت وسائل ہیں۔ ہمیں اور حضرت دبیر کو آپ معاف فرماویں۔ ہم پنجابی آدمی ہیں۔ آپ اعلیٰ درجہ کے ممبران ایسوسی ایشن کو اسکام کے لئے ڈگری دیوین۔ ہم اس لائق نہیں۔ ہاں اگر آپ ہمارے اور غریب عیسایوں کے حال پر مہربانی کیا چاہتے ہیں۔ تو پہلے آپ لوگ ہی نمونہ دکھلاویں۔ پھر سب کچھ درست ہو جائیگا +

پس اب ہم اس جھگڑے کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ +

مرتد کی توبہ قبول ہے

پادری نیوٹن صاحب - آپکے اخبار نور افشاں نمبر ۳۰ جلد ۵ المطبوعہ ۲۸ جولائی ۱۸۸۷ء کے پہلے صفحہ میں ایک مضمون جسکا عنوان حنفی مسلمان ہے دیکھا چونکہ اُسمیں راقم مضمون دو سوالوں کا جواب طلب کیا ہے اور آپکے درج اخبار کرنے سے بھی یہی غرض معلوم ہوتی ہے - لہذا میں اُسکا جواب آپکے پاس بھیجتا ہوں اگرچہ حق طلبی اس امر کو واجب کرتی ہے کہ جسطرح آپنے اُن سوالوں کو مشتہر کیا ہے اسیطرح اُنکے جوابوں کو بھی شائع کریں مگر میں یہہ بھی کہتا ہوں کہ اگر آپ میرے جواب کو طبع کرینگے تو میں تہہ دل سے آپکا ممنون ہونگا -

وہو ہذا

(۱) **قولہ** حنفی مسلمانوں کے نزدیک اور اُنکی فقہ کی کتابوں کے رو سے جو شخص حضرت محمد کا انکار کرے وہ مرتد ہے اگر وہ پھر اپنے قصور سے اور اس گناہ کبیرہ سے توبہ کرے تو اُس کی توبہ منظور نہیں ہو سکتی +

جواب - یہہ محض غلط اور حنفیوں پر اتہام ہے حنفی ہرگز ایسا نہیں کہتے اُن کی فقہ کی کتابوں میں صاف لکھا ہے کل مسلم ارتد فتوبتہ مقبولہ (تنویر الابصار) یعنے جو مسلمان مرتد ہو جائے اُس کی توبہ مقبول ہے اور علامہ شامی لکھتے ہیں ان مذہب الحنفیۃ قبول التوبۃ بلاحکایۃ قول آخر عنہم یعنے مذہب حنفیہ کا بلاشبہ یہی ہے کہ مرتد کی توبہ قبول ہوتی ہے جو اُسکے مخالف کوئی قول اُنسے منقول نہیں ہے - اب میں راقم مضمون سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا مقتضائے دیانت یہی ہے کہ دوسرے مذہب پر تہمت لگائی جائے اور اصلی بات کی تحقیق نہ کیجائے +

(۲) شاید راقم مضمون نے کسی سے یہہ سن لیا ہوگا کہ اگر کوئی شخص کسی نبی کو گالی دیوے تو اُس کی توبہ قبول نہیں ہوتی اسپر یہہ مضمون لکھدیا اُنہیں چاہئے تھا کہ پہلے تحقیق کر لیتے کہ اسکا مطلب کیا ہے اور یہہ قول معتبر ہے یا نہیں خیر اب ملاحظہ کریں اول تو یہہ قول ہی خلاف تحقیق صرف بعض کا مقولہ ہے چنانچہ دُر مختار کی شرح میں علامہ شامی نے مفصل بیان کیا ہے - اور علامہ حسام نے حلبی سے نقل کیا ہے - قد تتبعنا کتب الحنفیۃ فلم نجد القول بعدم قبول توبۃ الساب عندہم سوے ما فی البزازیۃ وقد علمت بطلانہ انتہی - یعنے ہمنے کتب حنفیہ میں بخوبی تلاش کیا مگر ہمنے یہہ قول نپایا کہ نبی کے گالی دینے والے کی توبہ قبول نہیں ہوتی بجز اُس قول کے جو بزازیہ میں ہے اور اُس قول کا باطل ہونا تو دریافت کر چکا ہے - بزازیہ ایک کتاب کا نام ہے علامہ حسام اُسکے قول کو ذکر کے لکھتے ہیں کہ میں نے یہہ قول کسی حنفی کی کتاب میں نہیں پایا بجز کتاب بزازیہ کے اور بزازیہ کے قول کا بطلان ہم ظاہر کر چکے ہیں - غرضکہ یہہ بات معلوم ہوئی کہ گالی دینے والے کی توبہ کا قبول نہ ہونا خلاف تحقیق بعض کا مقولہ ہے جسکو خود حنفیہ نے باطل ٹھہرایا ہے +

(۳) اب یہہ بھی دریافت کر لینا چاہئے کہ توبہ قبول نہ ہونے سے اِن بعض کا کیا مطلب ہے؟ اُنکی غرض یہہ ہے کہ جو کوئی کسی نبی کو گالی دے اُس کی سزا یہہ ہے کہ مار ڈالا جائے اب اگرچہ وہ توبہ کرے مگر یہہ سزا اُسے ضرور دیجائیگی[٭] اُس کی توبہ سے یہہ سزا معاف نہیں ہو سکتی اُسکا حاصل یہہ ہوا کہ دنیاوی سزا کے بارے میں اُسکی توبہ کو کچھ اثر نہیں ہے باقی رہا یہہ امر کہ توبہ کر لیوے وہ مسلمان نہ ہوگا یا اللہ کے یہاں اُس کی بخشش نہ ہوگی یہہ مطلب اُس قائل کا ہرگز نہیں ہے

[٭] اس کو اسیطرح خیال کرنا چاہئے جیسے عیسائیوں کی قدیم کلیسا میں بعد بپتسمہ پانیکے جو کوئی گناہ کرتا تھا وہ ہمیشہ کے لئے کلیسا سے نکال دیا جاتا تھا چنانچہ بشپ گلبرٹ اونا لیس آرٹکل کے سولہویں آرٹکل میں لکھتے ہیں ”قدیم کلیسیا میں بعد لوگ جو بعد بپتسمہ اپنے گناہ کرتے تھے چرچ کے سلسلہ سے خارج کئے جاتے تھے اور گو خدا کے رحم کی جانب سے وہ مایوس نہ کئے جاتے تھے مگر اہم چرچ کے ... ... کر دیئے جاتے تھے پس جسطرح کلیسیا سے خارج کرنیکی سزا قطعی ٹھہرائی گئی تھی اسیطرح بعض فقہاء نے بھی ... لناس کی سزا توبہ پر بھی باقی رکھی ہے علاوہ ... نے ... ہر ایک ... تعظیم ... کرتا ہو ... کو ... مسلمانوں ... ہوگا وہ ...

اور یہی مقتضائے انصاف ... مولانا بخش حنفی عفی عنہ

(۴) اس پاک مذہب اسلام میں ہر وقت ہر شخص کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے یہہ وہ سچا مذہب ہے جسمیں اُس ارحم الراحمین کی طرف یہہ بشارت ہے - اے میرے بندو جنہوں نے زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو بیشک اللہ تمام گناہ بخشتا ہے بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (سورہ زمر ۳۶) جب وہ جو رحیم و کریم اپنے کلام پاک میں تمام گناہ بخشنے کی بشارت دیتا ہے تو جسوقت مرتد اور انبیا کا گالی دینے والا اپنے گناہ سے توبہ کرے تو وہ کیونکر اس بشارت سے محروم رہ سکتا ہے +

(۵) خیال کرنے کا مقام ہے کہ بانی اسلام نے اِن لوگوں کو بھی صاف مسلمان ہونے کی بشارت دیدی جنہوں نے اُس ذات عالی صفات حضرت خاتم النبیین محمد مصطفے (علیہ الصلوۃ والثنا) کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور آپکے کمالات صوری اور معنوی اور معجزات باہرہ کا مشاہدہ کیا اور پھر بھی بُرا کہنے کے علاوہ ہر طرح زبان سے ہاتھ سے اور جسطرح ہو سکا تکلیف دی اور کوئی دقیقہ ایذا رسانی میں اُٹھا نہیں رکھا اُنکی نسبت سورہ توبہ میں ارشاد ہوتا ہے - اگر وہ توبہ کریں اور نماز پڑھیں اور زکات دینے کا اقرار کریں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اب فرمائیے کہ جب ایسے بُرا کہنے اور ایذا دینے والوں کی توبہ قبول ہو سکتی تھی اور وہ مسلمانوں کے بھائی ہو سکتے تھے - اگر اس زمانہ میں کوئی ایسا فعل کر کے توبہ کرے تو کیوں قبول نہوگی بیشک قبول ہوگی بشرطیکہ دلی توبہ ہو - الغرض قرآن مجید اور فقہ کی کتابوں سے بخوبی ثابت ہے کہ مرتد کی توبہ قبول ہوتی ہے +

(۶) **قولہ** اب حنفی صاحبان میرے ان سوالوں کا جواب مہربانی سے عنایت فرمائیں (۱) کیا اگر عیسائی حضرت محمد کو بُرا کہیں تو وہ مرتد نہیں +

(۲) اگر وہ مرتد ہے تو پھر کسطرح محمدی ہو سکتا ہے +

جواب پہلے سوال کا - عیسائی تین قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ ابتدا سے عیسائی ہیں - دوسرے وہ کہ مذہب اسلام کے سوا کوئی اور مذہب چھوڑ کے عیسائی ہو گئے ہیں - اِن دونوں قسم کے عیسائی مسلمانوں کے نزدیک مرتد نہیں کہلاتے - تیسرے وہ جو مذہب اسلام چھوڑ کر عیسائی ہو گئے ہیں یہہ لوگ بیشک مرتد ہیں

چنانچہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مرتد وہ ہے جو دین اسلام سے پھرنے والا ہو (تنویر) یعنے پہلے وہ مسلمان ہوا اور پھر دوسرا دین اختیار کرے غرضکہ کل عیسائی مرتد نہیں کہلاتے البتہ جو اسلام چھوڑ کر عیسائی ہوئے ہیں وہ مرتد ہیں +

جواب دوسرے سوال کا - وہ مرتد جس وقت تثلیث پرستی سے تائب ہو جائے اور اُس علام الغیوب کے روبرو اپنے کئے پر پچھتاوے اور حضرت محمد مصطفے (صلے اللہ علیہ وسلم) کو سچا رسول جانے وہ اُسی وقت محمدی ہو جائیگا اور حیات ابدی پائیگا الغرض ان سوالوں سے تمام مضمون کا دلی مدعا حاصل نہیں ہے تمام مرتد اور غیر مذہب کے لوگ ہر وقت دین اسلام میں داخل ہو سکتے ہیں اور بلا شبہ اُنکی توبہ قبول ہوتی ہے +

(۷) راقم مضمون نے اپنے دعوے کے ثبوت میں دو مثالیں پیش کی تھیں اُنمیں سے ایک کی غلطی تو دوسرے پرچہ نور افشاں میں تسلیم کر لیگئی چنانچہ اخبار مذکور کے نمبر ۲۹ مطبوعہ ۲۱ جولائی کے صفحہ ۳ کالم اول میں ہے۔ "حنفی مسلمان کے عنوان سے جو مضمون گذشتہ ہفتہ شائع ہوا اُسمیں ایک سخت غلطی ہو گئی - لکھا گیا کہ مولوی نظیر حسین نے توبہ قبول نہیں کی اُسکے برخلاف یوں سمجھنا چاہئے مولوی نظیر حسین نے کہا تھا کہ اُنکی توبہ قبول ہو سکتی ہے پر ہندوستان کے باقی علما کہتے تھے کہ حنفی کے نزدیک مرتد کی توبہ قبول نہیں ہو سکتی" - اگرچہ اسمیں اخیر کا جملہ سراسر غلط ہے - مگر ایک مثال کی غلطی تو ایڈیٹر صاحب نے خود تسلیم کر لی اب رہی دوسری مثال اُسکو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہئے کیونکہ راقم مضمون نے کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا علاوہ اسکے اُسکا مضمون خود اُسکی غلطی کا شاہد ہے کیونکہ مذہب اسلام میں ہرگز ہرگز یہ بات نہیں ہے کہ جو دوسرے کے گناہ میں خداوند پکڑا جائے اور بعد توبہ بھی اُسکی بخشش نہ ہو قرآن مجید میں صاف ارشاد ہوا ہے کہ ہر ایک شخص اپنے کئے کو آپ بھگتیگا ایک دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائیگا (انعام آیت ۱۶۴) اور متعدد مقامات پر آیا ہے جسنے توبہ کی اور ایمان لایا اُسکے حال پر اللہ مہربانی کرتا ہے اور اُسے بخش دیتا ہے (دیکھو مریم ۶۴ طہ ۱۲۶ فرقان ۴۶ وغیرہ) یہانتک سائل کے سوالوں کا جواب تو ختم ہو لیا - اب میں بھی کچھ دریافت کیا چاہتا ہوں اُسکا جواب عنایت ہو - +

(۸) حضرت پولوس نامہ عبرانیوں کے باب ۱۰ - درس ۲۶ و ۲۷ میں فرماتے ہیں - اگر بعد اُسکے کہ ہمنے سچائی کی پہچان حاصل کی ہم جان بوجھکے گناہ کریں تو پھر گناہوں کے لئے کوئی قربانی باقی نہیں مگر عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور آتشی غضب جو مخالفوں کو کھالیگا باقی ہے - اور یہی مضمون نامہ مذکور کے باب ۶ درس ۴ - ۶ میں ہے یہاں سے صاف ظاہر ہو گیا کہ انجیل سے پایا گیا جو کوئی مرتد ہو جائے یا اور کوئی گناہ کرے اُسکی نجات غیر ممکن ہے اگرچہ وہ کیسی ہی توبہ کیوں کرے اب دریافت کیا جاتا ہے کہ (۱) کیا انجیل شریف پانے کے بعد عیسائی کل گناہوں سے معصوم ہو جاتے ہیں اور پھر کوئی گناہ اُنسے سرزد نہیں ہوتا +

(۲) اگر معصوم نہیں ہیں تو اُنکی نجات کی کیا سبیل ہے حضرت پولوس کے قول سے تو اُنکی نجات کی کوئی سبیل معلوم نہیں ہوتی فقط

الراقم - مولا بخش کانپوری ۲۴ جولائی ۱۸۸۷ء

نور افشاں - سوال تو آپنے معقول کیا - مگر الزامی جواب محمدیت کیسے معلوم ہو جناب من ہمیں جھگڑا منظور نہیں اور نہ بے فائدہ بحث - ہم نے آپکی تحریر بلا تعصب درج کر دی ہے - تردید اُسکی چنداں مشکل نہیں مگر فضول بحث سے اخبار کے کالموں کو سیاہ کرنے سے فائدہ - ہم آپکو الزامی جواب نہ دینگے جو سوال آپنے ہمسے کیا اُسکا تحقیقی جواب عرض کئے دیتے ہیں +

ولایت میں ایک امیر عیش دوست تھا - اُسنے حضرت سلیمان کے اس قول کو تختہ پر لکھکر دروازے پر لٹکا دیا تھا - "کھا پی اور عیش کر" مگر اُسکا دوسرا حصہ پس انداز کیا - کہ "خدا تجھے اِن سب باتوں کے لئے عدالت میں لاویگا" - ویسا ہی آپنے کیا ہے - نہ تو آپنے اُس کی اگلی عبارت کو دیکھا - اور نہ پچھلی کو بیچ سے لیکر لفظی گھونسا دیا کیا کلام الہی کی تفسیر کا سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے - کہ مضمون پیش شدہ کے تمام تعلقات آگے پیچھے کے دیکھیں اور جہاں جہاں اُس مضمون کی آیتیں ہوں ملا دیں تو اصل مطلب نکل آتا ہے - مگر آپکو تو صرف اعتراض سے غرض ہے تحقیق سے کیا مطلب +

مذکورہ بالا نبوت و حوالوں سے مسیحیوں کی دو حالتوں کا ذکر ہے ایک ابتدائی دوسرے کاملیت - رسول مسیحیوں کو رغبت دلاتا ہے - کہ تم ابتدائی حالت (جو کہ بالکل ناکاری سی حالت ہے) کو چھوڑ کر جوانمردی آگے بڑھو جب مضبوط ہو گئے مسیحی محبت کا مزہ چکھ لیا - آسمانی بخشش حاصل کی - روح القدس پائی - پھر گرنا کیسا - اول تو گرنا ہی مشکل ہے - مشکل کے کیا معنے ناممکن ہے نامہ رومیان ۸ باب ۳۵ و ۳۹ کون ہمکو مسیح کی محبت سے جدا کریگا مصیبت یا تنگی یا ظلم یا کال .... الخ خیال کرنا چاہئے کہ جو ایسے پختہ ہیں - اُنکا گرنا ناممکن ہے - اس برگشتگی کے معنے وہ ہیں جو عبرانی ۱۰ : ۲۶ میں ہے کہ اگر جان بوجھکر گناہ کریں - ارادتاً خواہش سے - ایسے شخص کا گر کر اُٹھنا ناممکن ہے - بعض جو مسیحی ہو کر پھر برگشتہ ہوتے ہیں - اور پھر گر کر تائب ہوتے ہیں - ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ پیشتر اُنہوں نے مسیحی محبت کا مزہ چکھا ہی نہ تھا - اُنکا حال ٹھیک پطرس رسول کے موافق ہوتا ہے - جیسے وہ کمزور تھا - ویسے اکثر مسیحی کمزور ہوتے ہیں جو ذراسی تکلیف میں انکار کر دیتے ہیں - گویا اسبات کا اظہار کر دیتے ہیں - کہ اُنہوں نے ابھی تک روحانی مزے نہیں اُٹھائے ایسے کی توبہ قبول ہے - حضرت داؤد فرماتے ہیں کہ صادق سات مرتبہ گرتا ہے - اور پھر کھڑا ہوتا ہے - شریر گرتا ہے - اور پھر اُٹھ نہیں سکتا - اور سب گناہ جہنم کو نہیں پہنچاتے - اکثر گناہ توبہ اور بخشش کے لائق ہوتے ہیں - روح القدس کے خلاف خطا کی معافی نہیں ہے مگر یوحنا حواری نامہ اول ۵ : ۱۶ میں فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اپنے بھائی کو ایک گناہ کرتے دیکھے جو موت تک نہیں پہنچاتا - تو وہ مانگے اور اُسے زندگی بخشی جائیگی - یہ اُنکے حق میں ہے جو ایسا گناہ نہیں کرتے جو موت تک پہنچاتا ہو - ایسا گناہ ہے جو موت تک پہنچاتا ہے - میں نہیں کہتا کہ وہ اُسکی بابت التماس کرے یہ وہی گناہ ہے کہ جسکی بابت پولوس کہتا ہے - کیونکہ مسیح کی تربیت کو حقیر جاننے والا ٹھہرایا جاتا تھا تو جسنے جان بوجھکر خدا کے فضل کو جو مسیح میں ہے حقیر جانا - تو اُسکی معافی ممکن نہیں - اگر اُسکی ممکن ہے تو ہم کہتے ہیں کہ شیطان کی بھی ممکن ہے +

پس نتیجہ یہ ہے کہ سچائی کی پہچان حاصل کر کے آسمانی بخشش کا مزہ چکھکر روح القدس میں شریک ہو کر پھر گر جانا - گرنا - برگشتہ ہونا ناممکن ہے - اگر ممکن ہو تو پھر کوئی کفارہ نہیں کوئی توبہ نہیں - شیطان کے حوالے - ہم مرتد اُسی کو کہینگے جو ایسا خطاکار ہو - اور جو پطرس کی طرح بغیر سچائی کے مزہ چکھے گر جائے - تو توبہ قبول نجات حصول منظور درگاہ الہی ہو سکتا ہے +

خارجی

حضور قیصر ہند کو تحائف جیوبلی میں اڑھائی کروڑ کا اسباب آیا ہوگا - پنجاب کے چھ مقاموں میں ۵۲۱ مجذوم ہیں - فرانس نے قانون پاس کیا ہے کہ پادری لوگ فوجی نوکری سے مستثنی ہونگے - یونیورسٹی لنڈن کے انٹرنس امتحان میں ۱۸ عورتیں پاس ہوئیں - جیوبلی کی دعوتوں میں حضور قیصر ہند کا ۱۵ لاکھ روپیہ صرف ہوا - امثال سول سروس لنڈن میں ایک بنگالی طالب علم نے پاس کیا - حکم ہوا کہ انگلستان اور ہندوستان میں ایک ہی ناپ کے گز مستعمل ہونگے - حضور قیصر ہند نے بجیب خاص سے امپیریل انسٹیٹیوٹ کو لاکھ پاؤنڈ دئے - نامہ نگار روسی اخبار ایم نگلس لو ٹو جج شملہ میں ہیں - وزرائے اٹلی نے استعفا دیدیا - ایم کٹکوف ایڈیٹر ماسکو گزٹ کے وفات پانے کی خبر ہے - دلیپ سنگھ اسی کے سہارے روس پہنچا تھا - خیال کرو تو سنگھ ارتے ہی اڑ لے پڑے - حضرلشا در پرقوم خلیل اور مہمند کے درمیان پانی کی نسبت سخت تنازعہ ہوا - جانبین کے دس ۱۲ ہزار آدمی مسلح تھے - مسٹر لیارام سکول ماسٹر جموں پر جو بدیانتی کا مقدمہ دائر تھا - کونسل نے اُن کو بالکل بری کر دیا - مخالفوں پر دو دو سو روپیہ جرمانہ ہوا - اجمیر میں اسقدر ہیضہ کا زور ہے کہ ایک گاؤں جسکی آبادی ۱۰۰۰ اگھر دیکھی ہے چند روز میں ۴۰۰ آدمی مرگئے - انگلستان میں روئی کا عمدہ اسٹیج تیار ہونے لگا - دریائے نربدا میں ایک عورت جو سیر نہاتی تھی بہ گئی - منحوس پانی میں چلی گئی اور جیتی نکلی - متھرا میں ایک مصنوعی وکیل گرفتار ہوا - دہلی کا رخانہ برف کے کسی پرچ کے پھٹ جانے سے دو آدمی مرگئے - قرب و جوار جہلم میں امساک باران سے سخت حیرانی ہے - ایسینیہ بھیجنے کے لئے ایک دیسی مذہبی مشن ترتیب

دیا گیا ہے - حیدر آباد میں آئے دن لاٹری کا اشتہار دیا جاتا ہے - اب پھر ایک لاکھ تیس ہزار کی لاٹری پڑنے والی ہے قیمت فی ٹکٹ ایک روپیہ - تیمور شاہ سرغنہ بغاوت ہرات کو کابل میں پھانسی دیگئی - چین کے شہنشاہ کی شادی پر جو عنقریب ہونے والی ہے ۵ لاکھ پونڈ صرف ہوگا - تانتیا بھیل بھی ایک عجیب بلا ہے - ہوشنگ آباد کی پولیس چھ مہینے برابر اُس کے پیچھے حیران رہی - مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا - اُسکا زور جابجا کاتیوں پر ہے - کل اضلاع پنجاب میں خاطر خواہ بارش ہوگئی - ڈیرہ اسمعیلخاں میں شکایت ہے - اٹلی کی دس ہزار فوج کو فی الفور مسووا میں چلے جانیکا حکم ہوا ہے - پشاور میں فوج کے کئی کمپنیاں ہی انگریز عہدہ دار ہیضہ کی نذر ہو چکے ہیں - علاقہ سوات اور باجوڑ کی مسجدوں میں امیر کے خلاف دعائیں کی جاتی ہیں - کشمیر میں امساک بارش کے سبب سخت تشویش پھیل رہی ہے - خاص سیالکوٹ اور ضلع میں اسقدر بارش ہوئی ہے کہ جسکی حد کوئی نہیں - کشمیر کی ریل کے تین راستے دریافت ہوئے ہیں - ایک سیالکوٹ سے جموں ہوتا ہوا ۱۵۰ میل دوسرا راولپنڈی بارہ مولا ہوتا ہوا ۱۸۰ میل تیسرا براہ اسٹیشن کالاسرایٹ آباد ہوتا ہوا ۱۸۰ میل دیکھئے کس کی منظوری ہوتی ہے - جس شخص نے نائب تحصیلدار اٹک پر حملہ کیا تھا - اُس کو عبور دریائے شور کی سزا دیگئی - یہہ بیان کیا جاتا ہے - کہ آلہ ٹیلیفون اُن شخصوں کی تندرستی کے واسطے مضر ہے جو اسکو استعمال کرتے ہیں چنانچہ ٹیلیفون کے چندہ دینے والوں میں اموات کی تعداد بہ نسبت غیر چندہ والوں کے چند ہے +

کارسپانڈنس

آپ سے رخصت ہوکر جب جالندھر پہنچے تو عجیب ماجرا سُننے میں آیا کہ پنجاب کی ٹرین جو ہم کو لودیانہ تک کرتارپور اور جالندھر کے درمیان چلتی ہوئی گاڑی میں ایک بد

بدمعاش چڑھ بیٹھا - (ایک گاڑی میں ایک عورت جاتی مع دو چھوٹے بچوں کے اکیلی سوار تھی) باہر کیطرف سے اُس شخص نے اُس عورت کا زیور اُتارنا شروع کیا - (اُس عورت کا بیان ہے کہ وہ شخص لمبا قد - ہاتھ میں کلہاڑی - سر پر رومال باندھے تھا رنگ سانولا -) عورت نے اس خوف سے کہ اگر گاڑی کے اندر آگیا تو لڑکوں کو نہ مار ڈالے اپنا زیور اُتار نے دیا - شور و غل بھی بہتیرا کیا - پر چلتی گاڑی میں کون سُنے جب وہ کل زیور اُتار چکا - تو نیچے کود گیا - پولیس تحقیقات میں ہے پتہ ندارد +

بمبئی سے نامہ نگار لکھتے ہیں - کہ شاید آپنے اخباروں میں اسلامی کلمہ کی نسبت پڑھا ہوگا - میں نے برائی بچشم خود دیکھا - کہ کرنجھ کے درخت کے تنے کے اندر سے عربی جلی حرفوں میں پورا کلمہ اُبھر آیا ہے - حرفوں کا عرض کچھ کم دو انچ ہوگا - اُسکا کاتب بدخط ہے - شاید یہہ تیزاب لگانے کا نتیجہ ہوگا بعض مسلم کہتے ہیں کہ کسیکو مجاوری کا منصب لینیکا ولولہ پیدا ہوا ہوگا - یہہ اُسی بارکی چالاکی ہے - دن بھر تماش بینوں کا مجمع رہتا ہے لوگ نذریں لاتے ہیں - نفلوں سے اونچے ہاتھ اُٹھاکر فاتحہ پڑھتے ہیں - تنے کو بوسہ دیتے ہیں اور پھول چڑھاتے ہیں - یہہ درخت کسبیوں کے محلہ کی مسجد میں ہے - مجھے حیرت ہے کہ کلمہ نے اپنے ظہور کے لئے کیسی جگہہ تجویز کی ہے - میں تو مسجد کے ہمسائے کے لوگوں کو دیکھتا تھا - اور ان دونوں مصرعوں کے الفاظ بدلکر یہہ شعر پڑھتا تھا +

جاتے تھے جستجوئے کعبہ و حرم میں
بھکے تو جاکے نکلے بت خانہ صنم میں

نور افشاں - کدھر ہیں - محمدی خدا پرستی کا دعوی کرنے والے اب یہہ کیا ہے - تنہ پرستی - کلمہ پرستی - بت پرستی یا خدا پرستی ہے - ہمارے نامہ نگار جگہہ کے بارے میں حیران نہ ہوں شاید کسی حور کی کارستانی ہو +

گجرات میں طوفان بارش

سچ ہی بارہ برس نہ برسنا منظور - مگر ایک گھڑی آسمان کا ٹوٹنا منظور ۳ اگست کو بھی مثل ہمارے شہر میں صادق آئی صبح کے ۴ بجے سے لگاتار بارہ بجے دن تک نہایت زور شور سے موسلادھار پانی برسا - موضع قسطانیہ کے پاس دفعتاً نالہ بھمبر کا بند ٹوٹ جانے کے باعث سے ایسی زور شور سے طوفان رو آیا کہ خلق خدا الاماں الاماں الحذر الحذر پکار اٹھی - شہر کے گرد اگرد شہر کے بیرونی اطراف میں جو محلہ دس بارہ برس سے آباد ہو رہے تھے یعنے کامل پورہ - بخشی پورہ - دین گڑھ وغیرہ وغیرہ طرفۃ العین میں ایسی تیزی سے بہہ گئے کہ انکا نشان بھی نہیں ملتا - اہل الرائے اپنی بہا لگاتے ہیں کہ قریباً چالیس پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ کا مال اسباب - نقد غلہ - بھوسہ - لکڑی - مویشی - کا نقصان ہوا - شہر میں تہلکہ ہو گئی تھی - بارش کا پھر وہی جوش تھا - بیکس مرد عورت - بچے مین سنسانی کے عالم میں تھے - بھوکھ جاڑے سے بیہوش ہو رہے تھے - مگر آسمانی آفتوں کے ساتھ کس کی پیش جاتی ہے - آپکا نامہ نگار جابجا بیہ بیکسوں کی چیخیں سن سن کر خدا کی قدرتوں کو دیکھ رہا تھا - اسوقت یہی زبان پر آرہا ہے -

اے ابر نوبہار نہ دکھ دے برس برس
ہم آپ مر رہے ہیں مکاں بن بس تس

بقیہ روئیداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

نمبر ١٤ رپورٹ ہائے داروغہ صفائی درخواست منظوری مستقلی خاکروبان مندرجہ ذیل چٹھی جائے لا - و مستقل فرمائے جانے شادی جو شو **تجویز** ہوئی کہ حسب رپورٹ داروغہ صفائی منظور کئے جاویں - **نمبر ١٥** روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مشعر تجویز خریع تعلقانہ ۴ بجائے للعہ کی صرف ہوگا اور ڈسٹرکٹ فنڈ سے صرف المعلم روپیہ باجا دیا کمیٹی میں پیش ہوئی - **تجویز** ہوئی کہ تجویز صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر منظور کی جاوے اور بخدمت صاحب موصوف گذارش ہے کہ جس تاریخ سے چاہیں اُسکا عملدرآمد فرماویں -

نمبر ١٦ اطلاع میونسپل اورسیر شکایت سو گرد و دلیا مالشکیان متعینہ پرورش درختاں دربارہ مدد نہ پانیکے - **تجویز** ہوئی کہ ہر دو مالشکیان کو عطائی کس جرمانہ کیا جاوے - **نمبر ١٧** اطلاع عدالت چوری جانے اسباب سرکاری جو مکان میونسپل اورسیر چوری گیا کمیٹی میں پیش ہوئے **تجویز** ہوئی کہ لالہ رام رتن داس صاحب و منشی غلام محمد صاحب اسبارہ میں رپورٹ کریں **نمبر ١٨** درخواست لالہ گنگا پرشاد صاحب مدرس میونسپل بورڈ سکول لودیانہ معہ چٹھی ہیڈ ماسٹر صاحب سکول مذکور نمبر ۴۹ مورخہ جولائی ١٨٨٤ء بابت رخصت ۳ ماہ کمیٹی میں پیش ہوئی **تجویز** ہوئی کہ درخواست رخصت منظور کیجاوے اور درخواست مذکور بخدمت صاحب انسپکٹر بہادر حلقہ کے ارسال ہووے - **نمبر ١٩** درخواست گماشتہ کارخانہ الٰہی برادرس مورخہ ۲ جولائی ١٨٨٤ء بابت واپسی محصول مال جو کراچی کو بھیجا گیا - بلاقعدادر روپیہ کمیٹی میں پیش ہوئی **تجویز** کہ جو قواعد کمیٹی نے تیار کرے ہیں اُسکی بابت صاحب سکرٹری کیفیت کمیٹی میں پیش کرے **نمبر ٢٠** رپورٹ میونسپل سکرٹری معہ گورنمنٹ سرکلر نمبر ۱۴ مورخہ ۱۴ فروری ١٨٨٤ء بدین مضمون معہ سرکلر تعلیمی پر در اطلاعی نہیں ہے کہ اور اپر پرائمری جماعتوں کے مسلمان لڑکوں کے لئے جو بہی سکالرشپ کی تعداد مقرر فرمائی جاوے کمیٹی میں پیش ہوئی **تجویز** ہوئی کہ ماسٹر مولوی عبداللہ صاحب و منشی نظام الدین صاحب سب کمیٹی مقرر ہو کر اسے پیش کریں **نمبر ٢١** خط و کتابت دربارہ تقرری اسان تخواہ داروغہ شفاخانہ معہ چٹھی صاحب سول سرجن لودیانہ نمبر ۱۲ مورخہ ۹ جون ١٨٨٤ء کمیٹی میں پیش ہوئی **تجویز** ہوئی کہ اس بارہ میں بھی سب کمیٹی مقرر ہو کر رزولیوشن بالا رپورٹ کرے **نمبر ٢٢** چٹھی صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ضلع لودیانہ معہ ایک پرت اخبار آرگس شملہ جسکی قیمت معہ سالانہ ہے معہ حکم صاحب پریزیڈنٹ بدین مضمون کہ اگر کمیٹی مناسب خیال کرے ایک پرت کتب خانہ میونسپل کے لئے خرید کرے - **تجویز** ہوئی کہ لالہ امید اسرمحمد دیکھ کر اسبارہ میں رپورٹ کریں **نمبر ٢٣** روبکار صاحب وائس پریزیڈنٹ بدین مضمون کہ مبلغ صہ ماہوار جو داروغہ کو بسلسلہ تعمیل جاصل ہیں بوجہ اسکے کہ وہ کمیٹی کا کوئی کام نہیں کرتا جائے اُسکے اُسی سلسلہ روپیہ دیئے جاویں اور جلد کار مرمت چوب مثل چو کھنٹا ہی ہے دغیرہ کا ذمہ دار قرار دیا جاوے اور اگر وہ اسکو منظور نہ کرے کوئی اور آدمی مقرر ہووے **تجویز** ہوئی کہ صہ ماہوار پر ایک آدمی جسکا کام ذمہ دار و دستی کا ہوگا مقرر کیا جاوے وہ میونسپل کے تمام کام جاریگا جو نکلا کریگا ذمہ دار ہوگا - **نمبر ٢٤** رپورٹ سب کمیٹی تعلیم بحوالہ رزولیوشن نمبر ۳ مورخہ ۲ مئی ١٨٨٤ء بدین مضمون کہ مبلغ صہ ماہوار کے امداد خاص مدرسہ حقانی کو دیئے جاویں **تجویز** ہوئی کہ رپورٹ سب کمیٹی منظور کیجاوے اور صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر کو جہاں چھٹی اطلاعی بھیجی جاوے **نمبر ٢٥** رپورٹ سب کمیٹی تعلیم طہری روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۲ جون ١٨٨٤ء دربارہ برخاستگی مدرس معلم و ماسٹری ابوبہ ناقص ہونے کارروائی کے حسب رپورٹ صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر بابت ١٨٨٤ء **تجویز** ہوئی کہ چھ ماہ تک اور مہلت دیجاوے اور منشی نظام الدین صاحب کارروائی اس مدرسہ کے نگران رہیں **نمبر ٢٦** رپورٹ سب کمیٹی تعلیم بحوالہ رزولیوشن نمبر ۸ مورخہ ۱ مئی ١٨٨٤ء بابت بیشی تنخواہ مدرسین مدارس ذنانہ صہ ماہوار کمیٹی میں پیش ہوئی بدین مضمون کہ مبلغ رقم صہ ہزار کے زنانہ خرچ کے لئے منظوری امداد ملنے کی درخواست گورنمنٹ کے صیغہ تعلیم میں کیجاوے **تجویز** ہوئی کہ جسقدر مدرس اول مدرسجات زنانہ ہیں ان میں ایک تنخواہ یکم اگست سے صہ ماہوار کیجاوے اور نائبوں کی تنخواہ حال ہی قائم ہے اور زیادتی خرچ کا حساب لگا کر میونسپل سکرٹری امداد کیلئے درخواست کرے **نمبر ٢٧** رپورٹ سب کمیٹی تعلیم بحوالہ رزولیوشن نمبر ٢٣ مورخہ ۳ جنوری ١٨٨٤ء بسفارش اسکے کہ امداد حال مند و بحال جاری ہے کیونکہ اسکول لڑکوں نے بیانچ حسب تجویز صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر ہمجالیا ہے اور ہیڈ ماسٹر جواب بھی قائم رہنا چاہئے کیونکہ صہ میں اچھے لائق آدمی نہیں ملیگا اور صہ روپیہ سے زیادہ دینے کی گنجائش نہیں ہے اور بحکم بحمن رفاہ عام کے مبلغ صہ ماہوار کا وظیفہ بند کیا جاوے کیونکہ اسکی کارروائی قواعد صیغہ تعلیم کے مطابق نہیں ہے **تجویز** ہوئی کہ تجویز سب کمیٹی منظور کیجاوے اور اسی کے مطابق جواب چٹھی کا دیا جاوے اور نسبت انجمن رفاہ عام کے رزولیوشن نمبر ۹ میں حکم ہو چکا ہے - **نمبر ٢٨** رپورٹ سب کمیٹی تعلیم بحوالہ رزولیوشن نمبر ۳ مورخہ ۲۵ نومبر ١٨٨٣ء بدین مضمون کہ بابت وظیفہ ٹریننگ کالج عبدالحق کے لئے اس سال بجٹ میں گنجائش نہیں ہے اگر ممکن ہو سال آئندہ میں دیکھا جائیگا **تجویز** ہوئی کہ سائل کو اطلاع دیجاوے وقت تیاری بجٹ سال آئندہ کے پھر اپنی درخواست پیش کرے - **نمبر ٢٩** رپورٹ میونسپل اورسیر بابت عطاء مبلغ صہ بابت مرمت گلی بالکہ صد کمیٹی میں پیش ہوئی **تجویز** ہوئی کہ دیا جانا مبلغ صہ کا منظور کیا جاوے **نمبر ٣٠** کاغذات تعمیر ایک مسجد بحوالہ رزولیوشن نمبر ۹ مورخہ ۳ جون ١٨٨٤ء معہ رپورٹ سب کمیٹی بدین مضمون کہ مالکان دکاندار

رویداد جلسہ میونسپل کمیٹی لودیانہ با جلاس

مسٹر چارلس ڈاکٹری نیوٹن صاحب پریزیڈنٹ ماسٹر سولن صاحب وائس پریزیڈنٹ بابو [illegible]

منشی رحیم بخش صاحب [illegible] مکرم صاحب منشی نظام الدین صاحب [illegible] صاحب ممبران

[illegible] اگست **نمبر ۱** کاغذات [illegible] وصول محصول چنگی نسبت [illegible]

[illegible] صاحب سکرٹری پریزیڈنٹ [illegible] کمیٹی میں پیش ہوئی

چونکہ [illegible] کوئی [illegible] کا معاملہ نہیں [illegible]

زیادہ [illegible] کرتے ہیں اسلئے تجویز ہوئی کہ کاغذات داخل دفتر ہوں **نمبر ۲**

[illegible] سکرٹری صاحب [illegible]

[illegible] کمیٹی میں پیش ہوئی **قواعد** [illegible] کے موافق [illegible]

ایک نقل قواعد [illegible] تجویز [illegible] اگر ان قواعد کے بموجب [illegible]

مستحق [illegible] بوجہ [illegible]

[illegible] **نمبر ۳** [illegible] کمیٹی [illegible]

معافی محصول [illegible] کمیٹی میں پیش ہوئی **تجویز** ہوئی کہ درخواست نامنظور و داخل دفتر۔

نمبر ۴ استعفیٰ [illegible] ممبر کمیٹی نے مستعفی [illegible]

[illegible] کمیٹی میں پیش ہوئی **تجویز** ہوئی کہ استعفا کرد و درخواست

[illegible] منظور کیجاوے **نمبر ۵** [illegible] صفائی [illegible] قیمت

[illegible] کمیٹی میں پیش ہوئی **تجویز**

ہوئی کہ [illegible] منظور کیجاوے **نمبر ۶** [illegible] لودیانہ [illegible]

[illegible] کمیٹی میں پیش ہوئی **تجویز** ہوئی کہ [illegible]

[illegible] کمیٹی [illegible] کا دیا جاوے **نمبر ۷** کاغذات [illegible]

[illegible] روپیہ [illegible] کمیٹی [illegible] منظوری [illegible]

ہوئی **تجویز** ہوئی کہ [illegible] منظور کیا جاوے مگر [illegible] کمیٹی [illegible] کا

[illegible] کمیٹی [illegible]

نمبر ۸ کاغذات [illegible]

[illegible] **تجویز** ہوئی [illegible] تفصیل [illegible]

[illegible] جانوروں کو [illegible]

[illegible] جانوروں [illegible]

[illegible]

[illegible] **نمبر ۹** درخواست [illegible]

[illegible] کمیٹی میں پیش ہوئی **تجویز** ہوئی کہ [illegible]

اشتہار انگریزی اخبار (پیپلز جرنل)

ہندوستان میں چیدہ سے چیدہ اور مختصر و دلچسپ واقعات انگریزی اخبار دیکھنا چاہو تو ہفتہ وار اخبار پیپلز جرنل خریدو۔ قیمت سہ ماہی فقط ایک روپیہ معہ محصول ڈاک سالانہ للعہ نمونہ کا پرچہ مفت درخواست آنے پر ارسال ہوگا لیکن فقط ایک ہی نمبر دوسرا نمبر بلا وصولی قیمت پیشگی روانہ نہیں ہوگا۔ درخواست اس پتہ پر ہو۔ مہتمم پیپلز جرنل حویلی راجہ دھیان سنگھ۔ لاہور

لودیانہ

گذشتہ پرچہ میں جو ہمارے اپنے شہری محصر کی بابت کیا۔ وہ بالکل بے بنیاد ثابت ہوا۔ اور ہمکو افسوس ہے کہ ہمنے ایک غلط واقعہ کے اندراج سے جو حقیقت میں ہمارے منصب سے بھی بہت بعید تھا۔ اپنے محصر کو رنج دیا۔ اور اس بےخبری کے سبب ہم کمال ادب کے ساتھ اپنے محصر سے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں۔

پیشتر ہمی نے بدہ و کلاں کے چوبی پل کی بابت تحریر کیا۔ مگر افسوس کہ کمیٹی نے کچھ توجہ نہ کی۔ اب پھر عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر اس کی مرمت کرنے کے لئے کمیٹی کے پاس بجٹ نہیں تو حفظ جان کی خاطر اُسے بند کر دیں۔

بارش ۱۰ تاریخ صبح خوب موسلا دھار ہوئی۔

ایک بکری ایک چھوٹے سے سانپ کے کاٹنے سے مرگئی۔ چونکہ یہاں آجکل سانپ بہت ہیں کمیٹی کیطرف سے ۲ فی سانپ مقرر ہو لوگ شوق سے [illegible]

۴ اگست کے پرچہ میں ہمنے مجلس خزانچی کی نسبت تحریر کیا گیا تھا کہ روہ مذہبی جوش کے سبب کمیٹی کی ممبری سے محروم ہے۔ خزانچی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ غلط ہے۔ سو اگر یہ غلط ہے تو ہم اُن سے معافی مانگتے ہیں اور یہ بھی وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ اس قسم کی تحریر سے جو کسی کو رنج دیا جائیگا۔ [illegible]

ریسیکنز جناب مسٹر [illegible] صاحب [illegible] لودیانہ [illegible] منشی [illegible] صاحب [illegible] بھائی [illegible] سنگھ لودیانہ [illegible] بابو سموئیل [illegible] کمیٹی [illegible] پادری [illegible] صاحب [illegible]

اجمیر [illegible] +

بقیہ نظم تصنیف جیو وادطالب الدین برہیم منی کطالب ہیٹھ ونسٹرال ہندیا

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۱۲ جولائی ۱۸۹۲ء نمبر ۲۸)

وہی پہلے پتھر سے اُس کو مار
سُنا یہ سخن جب مسیحا سے تب
کھڑے کسطرح رہتے ایسی وہ جا
فقط اک خداوند اس جا رہا
یہاں سب کی تو عقل حیران ہے
کشادہ دلو دل کو تم کھولدو
کہا اُسکو عیسیٰ نے بس اب تو جا
سزا دینے والے گئے سب تمام
بُرائی کی نیت سے لائے اُسے
شریعت ملی ہم کو کوہ طور سے
ملی تجھ کو پر سرمدی زندگی
تو اُس موت ابدی سے بچ گئی
سزا ملنے والی ہوئی پر رہا
مقابل میں ہووے نہ یوسف عزیز
یہ دنیا کے ساکن گنہگار ہیں
یہاں انصاف کنندہ کی نفسا ہے
زیاں عقل انسان کو ہر دخل
کسی کو بچاوے نہ کوئی حقیر
ارے عاصیو آؤ ایمان لاؤ
نہیں کوئی شافی مسیح کے سوا
فرشتوں میں یا کوئی انسان میں
گنہگار ہیں سب ناکارہ ہیں
عدالت سے لائے گئے سامنے
میں ایمان لاتا ہوں بے تیر مند
خداوند میرے خداوند خدا

تو پھر سے سب تم کرو سنگسار
وہ سمجھے گناہ گار تو ہم ہیں سب
نکل چلگئے واں سے دبے پاؤں پا
اُٹھا سر کو عورت کو دیکھا کھڑا
کیا سمجھے کس کی بھلا جان ہے
کہ روح القدس کا یہ انعام لو
نہیں تجھکو دیتا ہوں میں کچھ سزا
سلامت تو جا پھر نہ کر ایسا کام
مسیحا گر اُسکے شافی ہوتے
نجات اور رحمت ملی نور سے
خوشی ہو خوشی ہو خوشی ہو خوشی
تیری جان پر کی بلا ٹل گئی
مسیحا ہمارا ہوا پیشوا
بھلا کیسے ہووے حسن میں تمیز
مسیحا بجز سب خطاکار ہیں
یہ انصاف انصاف انصاف ہے
نہیں بچیگے بجز خدا کے فضل
فقط ہوگا شافع خدا ئے قدیر
جو توبہ کر دی سے آمان پاؤ
نہ اس نام کا کوئی پر دوسرا
زمیں پر نہیں اور نہ آسمان میں
شریعت کے بندے خطاکار ہیں
قتل ہوتے ہیں آنکی آنیں
دعا مانگتا ہوں نہ ہو پھر خطا
مجھے بخشدے میری ساری خطا

بحقِ مسیحا و روح القدس
میں طالب ہوں تیرا فقط اور بس

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا